رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے مشفقانہ ومُربّیانہ تعلق

مولوی محمد ہانی رفیق
متعلم معہد الخلیل الاسلامی، کراچی

یوں تو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہر شخص کے ساتھ اچھا سلوک وروش اور ہر ایک کے حقوق کی پاسداری وادائیگی کا اہتمام ملتا ہے اور کیوں نہ ہو آخر نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صدق وراست بازی، امانت و دیانت، فیاضی و کریمی، چشم پوشی وبخشش، مساوات و عدل، ایفائے عہد، جرأت و بہادری، جواں مردی و دستگیری، اُخوت و بھائی چارگی، رواداری و بردباری، تواضع وانکساری، طہارت و پاکیزگی، نفاست ونظافت، صبر واستقامت، وسطیت ومیانہ روی، شرم وحیاء، اور عزم مصمم وجواں حوصلگی جیسی صفات کمالیہ کا جامع اور حسن و جمال، قرب ونوال، تعلق واتصال، جاذبیت ودل کشی، خوب صورتی وخوب روئی، اور رعنائی وزیبائی جیسے اوصافِ جمالیہ کے مظہرِ اتم تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ رکھ رکھاؤ، ان کے ذہنی تأثرات وجذبات کی پاسداری اور ان کی پرداخت وتادیب میں بھی سارے عالم کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ شفیق ومہربان تھے، ان کا بوسہ لیا کرتے، مزاح فرماتے، معانقہ کرتے، مصافحہ فرماتے اور جب بھی بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کرتے، تاکہ ان کے دلوں میں سلام کی اہمیت پیدا ہو جائے، اسی طریقے سے جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تھے) بچوں کے پاس سے گزرتے تو سلام کرتے اور کہا کرتے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (۱)

بچے معصوم ہوتے ہیں، وہ اس گلستانِ رنگ وبو میں پھولوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں، انہی کی تابانی سے رونقِ جہاں قائم ودائم ہے، ان کی ایک ایک ادا اور ناز ونخرے ماں باپ کے لیے آبِ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، ان ہی کی عیش وعشرت اور راحت وآرام کے لیے ماں باپ رات دن ایک کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات نے بڑوں، بوڑھوں اور بزرگوں کی عزت اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنے کے ساتھ ساتھ

معصوم بچوں سے بھی شفقت واُلفت، مہربانی وعنایت، رکھ رکھاؤ، اچھا سلوک و برتاؤ اور ان کے احساسات و جذبات کی پاسداری کرنے کی بار ہا تاکید کی، جس کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری سیرت ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تربیت سب سے بہترین اور منفرد تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ ہر شخص کے لیے رہنما اور رہبر کی حیثیت رکھتا ہے، بسا اوقات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ اور ان کے ساتھ مزاح وخوش مزاجی کو دیکھ کر تعجب بھی ہوتا تھا کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر بڑی شخصیت، پیغمبر اور رسالت کے مقام پر فائز ہو کر بھی بچوں کے ساتھ اس قدر رحمت وشفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔

بچوں سے خوش مزاجی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف بڑوں اور بوڑھوں سے ہی نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم بچوں سے بھی اکثر و بیشتر خوش مزاجی سے پیش آتے تھے اور کبھی کبھی ان سے مزاح بھی فرما لیا کرتے تھے، کثیر تعداد میں ایسی احادیث نبویؐ موجود ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے پر بہار خوش مزاجی کو عیاں کرتی ہیں، چناں چہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا۔''(۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''اُم سلمہؓ کی لڑکی زینب سے کھیلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے چھوٹی سی زینب! اے چھوٹی سی زینب!۔''(۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ''ابوعمیر'' نے نغیر (جو ایک پرندہ کا نام ہے) پالا تھا، وہ اس کے ساتھ کھیلتے تھے، جب وہ پرندہ مرگیا تو باوجود جاننے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (مزاحاً) فرمایا: ''يا أبا عمير! ما فعل النغير؟''، ترجمہ: ''اے ابوعمیر! تمہارا نغیر کہاں گیا؟''(۴)

بچوں سے معانقہ

حضرت یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہمیں کھانے کے لیے بلایا گیا تو راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیلتے مل گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنا ہاتھ پھیلا دیا (پکڑنے کے لیے) وہ ادھر اُدھر بھاگنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑ لیا، آپ نے ایک ہاتھ ٹھوڑی پر اور دوسرا سر پر رکھا، پھر معانقہ فرمایا اور کہا: ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، خدا اُس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے، یہ میری اولاد ہے۔''(۵)

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر- جو کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان تھے- کو ایک صف میں کھڑا کرتے اور فرماتے کہ: ''جو میرے پاس پہلے آئے گا، اسے یہ یہ ملے گا۔'' چنانچہ یہ سب دوڑ کر نبی ﷺ کے پاس آتے، کوئی پشت پر گرتا اور کوئی سینہ مبارک پر آکر گرتا، نبی ﷺ انہیں پیار کرتے اور اپنے جسم کے ساتھ لگاتے۔ (۶)

محبت وشفقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ مجلس میں موجود تھے، انہوں نے کہا: میرے تو اس قدر لڑکے ہیں، میں کسی کا بوسہ نہیں لیتا ہوں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔'' (۷)

سیدنا براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو کندھے پر اُٹھا رکھا تھا، اور فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔'' (۸)

عمرو بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، (آپ کے فرزند) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر میں داخل ہوتے تو وہاں دھواں ہوتا، کیونکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی والد لوہار تھا۔ آپ بچے کو لیتے، اسے پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے۔ (۹)

احساسات وجذبات کا خیال

بچوں کے حقوق ادا کرنا، ان کے احساسات کی رعایت کرنا اور ان کی جائز بات کو پورا کرنا بچوں کے دماغوں میں مثبت فکر پیدا کرتا ہے اور وہ اس سے سمجھتے ہیں کہ زندگی لین دین کا نام ہے اور اس سے بچے حق بات کو قبول کرنے کے عادی بنیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جب کوئی چیز پیش کی جاتی تو آنحضرت ﷺ پہلے بچوں کو پلاتے، اسی طریقے سے جب نماز کے دوران کسی بچے کے رونے کی آواز آتی تو آپ ﷺ نماز کو مختصر فرما دیتے، تاکہ اس کی ماں بے چین نہ ہو، اس کے علاوہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ایسے بے شمار واقعات موجود ہیں جو آپ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں:

- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''آپ ﷺ کی خدمت میں پینے کی چیز پیش کی

گئی تو آنحضرت ﷺ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا، اس وقت آپ ﷺ کی دائیں جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں جانب بزرگ حضرات بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا کہ: ''کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں ان بزرگوں کو برتن دے دوں؟'' اس لڑکے نے کہا کہ: نہیں، یا رسول اللہ! میں آپ سے بچے ہوئے اپنے حصہ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، (یہ سن کر) رسول اکرم ﷺ نے (برتن) اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔''(۱۰)

- ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا: ''سنہ سنہ'' عبداللہ نے کہا: یہ لفظ حبشی زبان میں عمدہ کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہرِ نبوت کے ساتھ (جو آپ کے پشت پر تھی) کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اسے مت ڈانٹو'' پھر آپ ﷺ نے ام خالد کو (درازیِ عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہن اور پرانی کر، پھر پہن اور پرانی کر، اور پھر پہن اور پرانی کر، عبداللہ نے کہا کہ: چنانچہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آ گیا۔ (۱۱)
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو حضرات حسنین رضی اللہ عنہما (جو اس وقت چھوٹے بچے تھے) آپ ﷺ کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے تو ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ (رعایتاً) سجدہ لمبا فرما دیتے۔ (۱۲)

بچے نماز میں کھیل رہے ہوتے تھے، چونکہ یہ ان کی فطرت ہے تو آپ ﷺ رعایت کرتے، اظہارِ اُلفت فرماتے، برداشت کر لیتے مگر غصہ نہ ہوا کرتے۔

بچوں کے لیے دعائیں

رسول اکرم ﷺ جیسے شفیق و مہربان انسان کا تجربہ تاریخ انسانی آج تک نہیں کر سکی، چاہے وہ بڑوں، بوڑھوں کے ساتھ ہو یا معصوم بچوں کے ساتھ، اسی شفقت و رحمت کا تقاضا تھا کہ شافعِ محشر ﷺ بچوں کو برکت کی، عمر درازی کی اور دیگر دعائیں دیا کرتے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ''رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے، آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے۔''(۱۳)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے کہا: یا رسول اللہ! انسؓ آپ کا خادم ہے، اس کے لیے دعا فرما دیں، نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔'' (۱۴)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرے گھر ایک لڑکا تولُّد ہوا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور سے اس کی تحنیک فرمائی، اور اس بچے کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ (۱۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور تاویل (تفسیر) کا علم سکھا۔'' (۱۶)

بچوں کے ساتھ کھیل فرماتے

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور حسنؓ و حسینؓ کھیلتے کھیلتے آپ کی پیٹھ پر بیٹھ گئے، صحابہؓ نے انہیں دور کرنے کی کوشش کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میرے ماں باپ تم لوگوں پر قربان ہوں، ان کو چھوڑ دو، جو مجھ سے محبت کرتا ہے، وہ ان سے بھی محبت کرے۔'' (۱۷)

شاگرد بچے

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کے لیے معلم بنا کر مبعوث فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً''، ترجمہ: ''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' (۱۸) چناں چہ جو تعلیمات حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو سکھاتے اور ان صحابہؓ (شاگردوں) میں بچے بھی ہوا کرتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اپنے وقت کے بڑے بڑے فقہاء اور ائمہ کہلائے:

- معلمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی درس گاہ میں سیرتِ طیبہ کے علوم کو جمع کر کے دنیا کے ہر خطے میں پہنچانے کی ذمہ داری اکابر صحابہؓ کے ساتھ ساتھ معصوم بچوں نے بھی بچپن ہی سے ذہن نشین کر لی تھی جس کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے: ''حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ (۱۹) عہدِ رسالت میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہی میں رہے (علم بھی وہیں سے حاصل کیا) اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حدیث حاصل کر کے دوسروں تک پہنچایا۔'' (۲۰)
- اہلِ خانہ کو سلام کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے، چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے انس! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کر، اس سے تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی۔'' (۲۱)
- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ انہی شاگردوں میں سے ایک نمایاں شاگرد رہے ہیں اور تو

اور وہ اور اُن کی والدہ قرآن مجید کی ایک آیت (۲۲) کے مصداق بھی ٹھہرے۔ ۸ھ میں مدینہ منورہ آئے، اکثر و بیشتر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آجایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے اور مسورؓ آپ ﷺ کی پشت پر کھڑے تھے، اتفاقاً پشت سے چادر ہٹ گئی اور خاتمِ نبوت ﷺ نظر آنے لگی، ایک یہودی ادھر سے گزرا، اس نے سیدنا مسورؓ سے کہا: ''محمد (ﷺ) کی پیٹھ سے چادر ہٹا دو!'' مسورؓ بچے تھے، ہٹانے لگے تو آپ ﷺ نے ان کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارا۔'' (۲۳)

یہ واقعات رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور اطوارِ زاہدانہ کی ایک جھلک ہیں، جس کی روشنی سے ہم اپنی زندگی کے ہر ہر گوشے کو تابندہ کرسکتے ہیں۔ ان تمام تر روایات میں نبی کریم ﷺ کے بچوں کے ساتھ سلوک و برتاؤ، ان کی خیراندیشی و دل جوئی اور ان کی نہایت شفیقانہ انداز میں تربیت وتعلیم کا نمونہ ملتا ہے۔ سیرتِ نبویؐ کے ان واقعات کے مطالعہ کے بعد اپنے بچوں یا عام بچوں کے ساتھ اپنے برتاؤ اور سلوک کو دیکھ لیں کہ ہمارا بچوں کے ساتھ سلوک و برتاؤ کیسا ہے؟ کیا ہم ان کے ساتھ محبت وشفقت کرتے ہیں؟ ان کی دل جوئی اور کھیل کود کا سامان کرتے ہیں؟ اور ہمارا رویہ بچوں کو کسی چیز کے ٹوکنے کے وقت وہی ہے جو آپ ﷺ کا تھا یا ہم بچوں کو سوائے سرزنش، لعنت وملامت کے کسی اور زبان سے سمجھا ہی نہیں سکتے؟ بچوں سے برتاؤ اور سلوک بھی سیرتِ نبویؐ کا اہم اور روشن پہلو ہے۔

دیکھیے! رسولِ کریم ﷺ بچوں کے ساتھ کتنے خوش مزاج تھے، ہمیشہ محبت وشفقت فرماتے، بوسہ لیتے، معانقہ ومصافحہ کرتے، رخسار اور سر پر محبوبانہ انداز میں ہاتھ پھیرتے اور کھیل فرماتے۔ بچے پیٹ مبارک پر سوجاتے، سینے مبارک پر کھیلتے، یہاں تک کہ ایک بار کسی بچہ نے پیشاب کردیا، لیکن ہمیشہ غضب و غصہ پر رحمت، شفقت اور شانِ جمال غالب رہتی۔ تاہم بسا اوقات آنحضرت ﷺ تربیتی غرض سے تنبیہ بھی فرمادیتے، کان پکڑ لیتے، مگر یہ سب از راہِ اُلفت ومحبت ہوتا۔

محسنِ انسانیت ﷺ نے بچوں سے شفقت و اُلفت کے جو مختلف ومتفرق خوب صورت انداز بتلائے اور سکھائے ہیں وہ ہر ایک انسان کے لیے باعثِ تقلید ہیں، مثلاً: پیدائش سے پہلے کے حقوق: نام، تحنیک، عقیقہ، رضاعت، تربیت وکفالت، جذبات کی رعایت، ماں کے پیار سے محروم نہ کرنا، حبِ رسول ﷺ، نماز اور دیگر بنیادی چیزوں کی تعلیم وتلقین وغیرہ۔ ان سب پر عمل پیرا ہونا دونوں جہانوں کی فلاح وکامیابی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ بچوں پر اپنا رعب ووقار نہ جھاڑیں، ہر وقت گرج برس، ڈانٹ ڈپٹ بھی نہ کریں، جیسے کہ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے، یہ طرزِ عمل حسنِ اخلاق اور سیرتِ طیبہ کے خلاف ہے۔

غور کیجیے! آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد سے خود محبت فرمائی، بلکہ امت کو بھی اس کی تعلیم دی، اور رحیمانہ سلوک کے ترک پر تحدید فرمائی کہ وہ شخص عنداللہ بھی قابلِ رحم نہیں۔ رسول پاک ﷺ بچوں کو

اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے جس سے بچوں کی دل جوئی کے ساتھ ساتھ تربیت کا سامان بھی ہوتا تھا، چناں چہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے کہ آپؓ کا ہاتھ پلیٹ میں کبھی اِدھر پڑتا، کبھی اُدھر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز سے سمجھایا کہ انہیں محسوس ہی نہیں ہوا کہ غلطی پر ٹوکا جارہا ہے یا آداب سکھائے جارہے ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ‘‘(۲۴)

ترجمہ: ’’اے بچے! جب کھانا کھاؤ تو اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔‘‘

تربیت کرنے والوں کے لیے اس فرمان میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے کہ ابتداءً ٹوکنے کے بجائے کچھ آداب بیان کرنے کی وجہ سے انداز بھی مثبت رہا اور مقصود بھی حاصل ہوگیا، یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرے کھانے کا انداز ویسا ہی رہا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو اپنے قریب رکھا، حتیٰ کہ بچوں کے کھیل کا بھی لحاظ کیا، اگر کسی موقع پر وہ نماز میں پیٹھ مبارک پر سوار ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دل بستگی کا بھرپور خیال فرمایا۔

سیدنا شداد بن ہاد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر میں سے کسی نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو سیدنا حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو اُٹھائے ہوئے تھے، آگے بڑھ کر انہیں ایک طرف بٹھا دیا اور نماز کے لیے تکبیر کہہ کر نماز شروع کردی، سجدے میں گئے تو اسے خوب طویل کیا، میں نے درمیان میں سر اُٹھا کر دیکھا تو بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سوار تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے، میں یہ دیکھ کر دوبارہ سجدے میں چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج تو آپ نے اس نماز میں بہت لمبا سجدہ کیا، ہم تو سمجھے کہ شاید کوئی حادثہ پیش آگیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا، البتہ میرا یہ بیٹا میرے اوپر سوار ہوگیا تھا، میں نے اسے اپنی خواہش کی تکمیل سے پہلے جلدی میں مبتلا کرنا اچھا نہ سمجھا (یعنی بچہ کے اُترنے سے پہلے خود اٹھنا)۔ (۲۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ بچوں سے خود شفقت فرمائی، بلکہ امت کو بھی اس کی تعلیم دی، اور بچوں سے مشفقانہ سلوک نہ کرنے والے کے سلسلے میں فرمایا:

’’لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا ‘‘(۲۶)

ترجمہ: ’’جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

اللہ رب العزت قدم قدم پر اتباعِ سنت سے سرشار فرمائے۔ (آمین)

حوالہ جات

١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ . (رواه البخاري: ٦٢٤٧، كتاب الاستئذان، باب التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ)

٢-عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: " مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ، مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رواه مسلم: ٦٠٢٦، كتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك)

٣- كنز العمال، ج:٧، ص:١٤٠، رقم: ١٨٤٠٣

٤- سنن الترمذي: ١٩٨٩ (كتاب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي المزاحِ)

٥- الأدب المفرد، باب معانقة الصبي، رقم: ٣٦٤

٦- مسند أحمد: ١٨٣٦

٧- الأدب المفرد، باب قبلة الصبيان، رقم: ٩١

٨- الأدب المفرد، باب حمل الصبي على العاتق، رقم:٨٦

٩- رواه مسلم: ٢٣١٦، كتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك

١٠- صحيح مسلم، كتاب الأشربة، حديث: ٥٢٩٢

١١-صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، حديث: ٣٠٧١

١٢- عن أنس رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ يسجد فيجيء الحسن أو الحسين فيركب على ظهره فيطيل السجود. فيقال : يا نبي الله! أطلت السجود، فيقول : ارتحلني ابني فكرهت أن أعجله. (أبو يعلى، المسند، ٦ : ١٥٠، رقم : ٣٤٢٨)

١٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤتَى بِالصِّبْيَانِ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ . (سنن أبي داود: ٥١٠٦)

١٤- صحيح البخاري، كتاب الدعوات، حديث: ٦٣٤٤

١٥- صحيح البخاري، كتاب العقيقة، حديث: ٥٤٦٧

١٦-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ! وَضَعَ لَكَ هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : " اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأوِيلَ ." (مسند أحمد، الرقم:٣٠٣٢)

١٧- سلسلة أحاديث صحيحة، الأذان و الصلاة، حديث: ٧٨٩

١٨- سنن ابن ماجة، الرقم:٢٢٩

١٩- فتح الباري لابن حجر: ٤٨٤/ ٢، تحت الحديث: ٤٥٠- الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ٤٣٥/ ٣

٢٠- أسد الغابة: ١٢٢/ ٥

٢١- شعب الإيمان، الرقم: ٨٧١

٢٢- النساء:٩٧

٢٣- دلائل النبوة، باب صفة خاتم النبوة

٢٤- صحيح البخاري، الرقم: ٥٣٧٦

٢٥- مسند أحمد، الرقم : ١٦٠٣٣

٢٦- الأدب المفرد، رقم : ٣٥٨